بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

جلد ۳۵ | ۱۱ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۱۷ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۱۱ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۴ ۱/۲ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے گردے کی درد میں افاقہ ہے ۔ لیکن ہاتھ کے جوڑ اور پاؤں میں ابھی تک درد باقی ہے ۔ گو پہلے سے کم ہے ۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اب افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے ۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

زندہ خدا ۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب

(۳)

زندہ رسول

اگر ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ "زندہ خدا" کیا ہے ۔ اور اس کے زندہ ہونے کا کیا ثبوت ہے ۔ تو اس بات کو سمجھنا اب کچھ مشکل نہیں ۔ کہ زندہ رسول کیا ہے ۔ اور زندہ کتاب کیا ہے ۔ جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا تھا ۔ کہ ہمارے مخاطب وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور اس کو زندہ خدا سمجھتے ہیں ۔ اس طرح یہاں ہمارے مخاطب صرف وہی لوگ ہیں ۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ رسول سمجھتے ہیں ۔ اور یہ ایمان رکھتے ہیں ۔ کہ آپ میں تمام رسالتیں اور نبوتیں جمع ہو گئیں ہیں ۔ اور آپ کا دور قیامت تک جاری رہے گا ۔ اور جو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مکمل شریعت جس کی انسانوں کو ضرورت تھی ۔ اب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے ذریعہ قرآن کریم میں قیامت تک کے لئے نازل فرما دی ہے ۔ اور اس شریعت کی موجودگی میں کسی اور یا مزید شریعت کی قطعاً ضرورت نہیں ہی اس کے یہ معنے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رسول اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے ۔ یعنی ان دونوں کی موجودگی میں نہ تو کسی ایسے رسول کی ضرورت ہے ۔ جو نئی شریعت لائے ۔ اور نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے ۔ جو کسی نئی شریعت کی حامل ہو ۔

لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رسول ہیں تو اس کے معنے کیا ہوتے ہیں ؟ کیا اس کے یہ معنی ہیں ۔ کہ اب بھی آپ کی وہی مادی حیات قائم ہے ۔ جو آج سے تقریباً چودہ سو سال ہوئے موجود تھی ۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں آپ کو زندہ نہیں کہا جاتا ۔ پھر کیا دنیا میں ان کی روح بجنسہٖ باقی ہے کہ جو دنیا کے کانوں میں قرآن کریم کو پڑھ پڑھ کر سناتی رہتی ہے ۔

ظاہر ہے کہ اگر ایسا ہوتا بھی تو ہم مادی حیات رکھنے والوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلقین کوئی مفید نہ ثابت ہوتی ۔ کیونکہ آپ کی روح کے دنیا میں باقی موجود رہنے کا ہمیں تو اسی صورت میں ہی فائدہ ہوتا ۔ کہ وہ کسی جسم میں حلول کر کے ہماری راہ نمائی اپنے اعمال کے نمونے دکھانے سے کرتی جو چیز ہم زندہ رسول میں ڈھونڈتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ ہماری ظاہری آنکھوں کے سامنے اپنی آ در وہ شریعت پر عمل کر کے ہم کو دکھائے ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ نفس نفیس اپنی مادی حیات میں ہماری آنکھوں کے سامنے شریعت کاملہ قرآن کریم پر عمل کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے ۔

اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے "زندہ رسول" ہونے کے کیا معنے ہیں ۔ کیا پھر اس کے یہ معنے ہیں کہ کامل کتاب جو وہ لائے ۔ وہی "زندہ رسول" بھی ہے ۔ آپ ضرور کہیں گے کہ نہیں ۔ کیونکہ اگر کامل کتاب ہی زندہ رسول بھی ہو گی ۔ تو آپ کی مادی حیات طیبہ بلا ضرورت اور نعوذ باللہ فضول ماننی پڑیگی ہاں اب آپ یہ فرمائینگے ۔ کہ سنت اور حدیث بھی تو موجود ہیں ۔ لیکن کیا سنت اور احادیث "زندہ رسول" ہیں ۔ بلکہ کیا کامل کتاب جمع سنت جمع احادیث "زندہ رسول" ہیں ۔ ہم ان تمام چیزوں کو زندہ رسول کی یادگار تو کہہ سکتے ہیں ۔ مگر "زندہ رسول" نہیں کہہ سکتے ۔ آپ ضرور محسوس کریں گے ۔ کہ ایک چیز کی کسر پھر بھی باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی مادی حیات میں کامل شریعت پر عمل کرتے ہوئے نظر آنا ۔ یہ کمی کس طرح پوری ہو سکتی ہے ۔ اگر آپ غور فرمائینگے تو سوائے ایک صورت کے اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے ۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "زندہ رسول" سمجھیں ۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اسوہ حسنہ کے نمونہ پر بار بار دنیا میں ایسے انسان بھیجے جو آپ کی طرح آپکی لائی ہوئی آوردہ شریعت پر عمل کر کے یہ دکھائیں ۔ کہ جو شریعت کاملہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی راہ نمائی کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے لائے تھے ۔ اس پر اب بھی ویسے ہی عمل کیا جا سکتا ہے ۔ جس طرح کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مادی حیات طیبہ میں کر کے دکھایا تھا ۔ بس یہی ایک صورت ہے ۔ جس صورت میں ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو "زندہ رسول" کہہ سکتے ہیں ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثیل یا بروز بار بار دنیا میں آئے ۔ ظاہر ہے کہ ایسا انسان ضرور ہے کہ اس معنی میں رسول ہو ۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہی دوسرے ہمکلام ہونے والے انسانوں اور اس انسان میں صرف کثرت ہمکلامی ہی کا فرق ہو گا ۔ یعنی اس قسم کا رسول جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز یا مثیل ہو گا ۔ وہ اپنی کثرت مکالمہ و مخاطبہ کی بناء پر رسول ہو گا ۔ اور اسکی رسالت دراصل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی رسالت ہو گی نہ کہ اس سے علیحدہ ۔ اس معنی میں ہم احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

مغرب کی مذہبی زندگی

میڈرڈ میں یوم ولادت مسیح کی تقریب

(از مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسلام سپین)

سرزمین سپین ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ عیسائیت آج زندہ ہے۔ اور اپنے زعم میں عیسائیت کے اصولوں پر لوگ سختی سے قائم ہیں اور کاربند ہیں۔ یوم ولادت مسیح کی ماہ بیشتر ہی ہسپانوی عوام میں نبی داد (Navidad) کا عام تذکرہ تھا۔ جب ان سے پوچھا جاتا۔ کہ نبی داد کیا ہے۔ تو جواب ملتا۔ آپ لوگوں کو معلوم نہیں۔ "خدا اس روز پیدا ہوا تھا" (نعوذ باللہ من ذالک) نبی داد یعنی یوم ولادت حضرت مسیح میڈرڈ میں (جو ملک کا دارالخلافہ ہے) عیسائیوں نے اس طرح منایا۔ کہ ۲۴ دسمبر سے قبل کی رات مرد و عورت۔ بوڑھے۔ جوان بالکل سوئے نہیں۔ امراء نے اپنے دوستوں رشتہ داروں کو بیش قیمت تحفے پیش کئے۔ ایک دوسرے کی دعوتیں کیں۔ شراب بے حد پی گئی۔ اس رات بیت لحم میں یسوع پیدا ہوا۔ لوگ مست ہو کر بیہودہ بکواس برسر عام کر رہے تھے۔ گانا بجانا ہوتا رہا۔ کیونکہ اس رات برف پڑنے کی وجہ سے غیر معمولی سردی تھی۔ لوگ Under ground زمین دوز ریلوے پلیٹ فارموں میں کثرت سے جمع تھے۔ کیونکہ وہاں گرمی تھی۔ اور سخت شور و غوغا تھا۔ گرجوں میں بھی لڑکے اور لڑکیوں کا ناچ گانا ہوا۔ غرضیکہ شائد ہی کوئی بدی اور گناہ ہوگا۔ جو اس رات نہ کیا گیا ہو۔ ایک طرف امراء نے اپنا مال عیش پرستی میں پانی کی طرح بہایا۔ تو دوسری طرف خاکسار نے اپنی آنکھوں سے کثرت سے گلیوں میں غرباء کو بھی دیکھا۔ جن کے پاس کپڑے کم تھے۔ اور وہ سردی سے ٹھٹھر رہے تھے۔ اور کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں تھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر سخت صدمہ اور رنج ہوا۔ کہ ایک طرف تو یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح ہمیں گناہ سے چھڑانے کے لئے آیا۔ اور دوسری طرف سر سے پاؤں تک گناہ کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ خاکسار آخر اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ یہ یقیناً ان لوگوں کو سزا مل رہی ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عاجز انسان کو شریک ٹھہرانے کی۔

انڈین سائنس کانگرس میں ایک احمدی نوجوان کا تحقیقاتی مقالہ

انڈین سائنس کانگرس کے چونتیسویں اجلاس کے موقعہ پر دیگر ممالک کے سائنسدان آئے ہوئے تھے۔ جن میں اکثر ریاضی دان تھے۔ ان میں پروفیسر ماڈل (کیمبرج یونیورسٹی) پروفیسر ایڈم (فرانس) پروفیسر یو یونگ (چین) کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس دفعہ انڈین سائنس کانگرس کے اجلاس میں روسی۔ چینی۔ فرانسیسی۔ امریکی اور برطانوی سائنسدانوں نے شمولیت اختیار کی۔ سائنس کانگرس کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ غیر ممالک کے نمائندوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ قادیان سے ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب۔ پروفیسر رانا عبدالرحمٰن صاحب ناصر (ریاضی) پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد (کیمسٹری) اقبال احمد خاں صاحب (ریسرچ) شامل ہوئے۔

سائنس کانگرس کے شعبۂ ریاضی کے اجلاس میں رانا عبدالرحمٰن صاحب ناصر نے بھی اپنا تحقیقاتی مضمون (On a certain ternary Quadratic Form) جو کہ انہوں نے ڈاکٹر ایس چاولہ گورنمنٹ کالج لاہور کی زیر نگرانی تیار کیا تھا۔ پڑھا۔ یہ مضمون ریاضی کے حلقوں میں پسند کیا گیا۔

محمد صفدر (لیکچرار ریاضی) تعلیم الاسلام کالج قادیان

قطعات

(۱)

آ۔ قادیاں میں نورِ خدا آشکار دیکھ ۔۔۔ اسلام کے چمن کی یہ تازہ بہار دیکھ
آ۔ تجھ کو ہم دکھائیں "صحابہؓ" کے جانشیں ۔۔۔ دینِ محمدیؐ کے وہی جاں نثار دیکھ

(۲)

آ۔ دینِ مصطفیٰؐ کا جمال اور شان دیکھ ۔۔۔ لا پُر خلوص دل کو خدا کے نشان دیکھ
ہوتی ہے یاں نصیب طمانیتِ قلوب ۔۔۔ آ۔ تخت گاہِ مہدیؑ آخر زمان دیکھ

(۳)

"دارالاماں" میں آ کے ہمارا امام ایدہ اللہ دیکھ ۔۔۔ اس کا کلام سن ذرا اس کا نظام دیکھ
آ۔ ہم تجھے دکھائیں براہیمؑ کے طیور ۔۔۔ تبلیغِ دینِ حق کا یہاں انصرام دیکھ

خاکسار محمد ابراہیم شاد

تحریک جدید کا مالی جہاد اور عہدہ دارانِ جماعت

بفضل خدا جلسہ سالانہ کے فیوض سے فیضیاب ہو کر اکثر احباب کرام اپنے گھروں میں بخیریت تمام پہنچ چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ اور دارالامان کے وہ احباب بھی جو جلسہ سالانہ کے کاروبار میں مہمانوں کی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اپنے فرائض سے فارغ ہو چکے ہیں۔ معتد بہ حصہ جماعتوں کا موجود ہے۔ جن کے وعدوں کی کوئی فہرست ابھی تک حضور کے پیش نہیں ہوئی۔ اور دارالامان کے عہدہ دار بھی بوجہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے کاروبار میں مصروف ہونے کے سب اپنی فہرستیں مکمل نہیں کر سکے۔ ایسے تمام جماعتوں کے عہدہ داروں اور براہِ راست وعدہ کرنے والے افراد سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کی فہرستیں مکمل کر کے جلد سے جلد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش فرماویں۔ اس غرض سے کہ جماعتوں کے کارکن یا وہ جو سلسلہ کا دل میں درد رکھتے ہیں۔ اور کام کر کے ثواب لینا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں ایک چٹھی ارسال کی جا رہی ہے۔ تا عہدہ داران تحریک جدید کے مالی جہاد کے کامیاب کرنے میں فوری توجہ فرماویں۔ اور پورے جوش اور اخلاص سے احباب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات جو ان کو بھیجے جا رہے ہیں۔ سنا کر اور تحریک جدید کی اہمیت اور شدید ضرورت ظاہر کر کے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ وعدے لینے کی جدوجہد کریں۔ خدام الاحمدیہ کے زعماء کو بھی یہ چٹھی ارسال ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہر نوجوان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ کسی نوجوان کو جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ شامل کئے بغیر نہ چھوڑیں۔ خواہ ان کو کتنی ہی قربانی کرنی پڑے۔ اس لئے دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے زعماء سے بھی پرزور استدعا کی جا رہی ہے۔ کہ وہ دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وعدے لینے میں خاص جدوجہد کر کے اپنے لئے زادِ راہ مہیا کر لیں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے ان جماعتوں کو بھی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں جن کے وعدے آ چکے ہیں۔ مگر بعض کے وعدے تیرھویں سال کے نامکمل ہیں۔ بعض کے دفتر دوم کے سال سوم کے۔ پس وہ جماعتیں بھی اپنا محاسبہ کریں۔ اور جو احباب شامل نہیں ہوئے۔ ان کو شامل کریں۔ نیز بیرون ہند کی جماعتوں کے عہدہ دار بھی وعدوں کی فہرستیں بھجوانے میں جستی سے کام لیں۔ پس بیرونی جماعتوں اور قادیان میں یہ چٹھی تقسیم ہو رہی ہے۔ احباب کرام توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

سرحد کے دو افسروں کی معطلی

پشاور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خان بہادر خان دلاور خاں ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خاں اور خان بہادر نواب محبوب علی پولیٹیکل ایجنٹ ملاکنڈ ایجنسی اپنے عہدوں سے معطل کر دیئے گئے ہیں اور ان کی جگہ علی الترتیب دیوان شوسرن لال اور کرنل کوب (ہوم سکرٹری صوبہ سرحد) مقرر کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں افسروں کا تعطل ان مخالفانہ مظاہرات کے سلسلے میں ہوا ہے۔ جو وزیرستان کے قبائل نے پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد کے موقعہ پر کئے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ خان دلاور خاں اور نواب محبوب علی اسی وجہ سے معطل کئے گئے ہیں۔ تو ہمارے نزدیک ڈاکٹر خان صاحب اور عبدالغفار خان صاحب ہی اس کے ذمہ دار ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو قبائلی علاقے میں لے جانے کی ذمہ داری انہی دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ پہلے سے قبائل کے خیالات کا اندازہ کر لیتے۔ تو کبھی اپنے آقا کے ولی نعمت کو آزاد علاقہ میں لانے کی حماقت نہ کرتے۔ اب انہوں نے اپنی حماقت کے نتائج کی ذمہ داری دوسروں پر ڈال کر دو نہایت تجربہ کار اور مدبر مسلمان افسروں کو قربانی کا بکرا بنانے کی کوشش کی ہے۔ مسلمانانِ صوبہ سرحد

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلاتِ مسیح موعودؑ

۲۶ر دسمبر ۱۹۴۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

حضرت مسیح ناصری کی عادت تھی کہ آپ اکثر تمثیلوں میں گفتگو کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے حواریوں نے سوال کیا کہ آپ تمثیلوں میں کیوں گفتگو کرتے ہیں۔ تو اس کے متعلق انجیل میں لکھا ہے (متی باب ۱۳) "تب شاگردوں نے پاس آکے اسے کہا تو ان سے تمثیلوں میں کیوں کلام کرتا ہے۔ اس نے جواب میں انہیں کہا کہ تمہیں عنایت ہوئی کہ آسمان کی بادشاہت کے بھید جانو۔ پر انہیں عنایت نہیں ہوئی۔ کیونکہ جس پاس کچھ ہے اسے دیا جائے گا۔ اور اس کی بہت بڑھتی ہوگی۔ پر جس پاس کچھ نہیں اس سے جو کچھ کہ اس پاس ہے سو بھی لے لیا جائے گا۔ اس لئے میں ان سے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں۔ کہ وے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے ہیں۔ اور ان کے حق میں یسعیاہ نبی کی نبوت پوری ہوئی۔ کہ تم کانوں سے تو سنو گے مگر سمجھو گے نہیں اور آنکھوں سے دیکھو گے پر دریافت نہ کرو گے کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہوا۔ اور وے اپنے کانوں سے اونچا سنتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وے آنکھوں سے دیکھیں اور کانوں سے سنیں۔ اور دل سے سمجھیں۔ اور رجوع لاویں۔ اور میں انہیں چنگا کروں۔ پر مبارک تمہاری آنکھیں کیونکہ وے دیکھتیں اور مبارک تمہارے کان کہ وے سنتے ہیں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبی اور راستبازوں نے آرزو کی کہ جو تم دیکھتے ہو دیکھیں پر نہ دیکھا۔ اور جو تم سنتے ہو سنیں پر نہ سنا۔
اب تم کسان کی تمثیل سنو۔

غرض جیسا کہ مسیح ناصری کی عادت تھی۔ کہ بہت سی باتیں تمثیلوں میں بیان کرتے تھے۔ ایسا ہی مسیح محمدی بھی اکثر باتیں سمجھانے میں تمثیلوں سے کام لیتے تھے۔ اس لئے میں نے چاہا۔ کہ اس سال ذکر حبیب میں کچھ تمثیلیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے لے کر اپنے لیکچر میں بیان کروں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

پرندوں کی مہمان نوازی کی تمثیل

جب میں ۱۹۰۱ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا۔ اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا۔ اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمرہ سال عبدالسلام عمر ایک سال تھے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا۔ جو حضور کے اوپر والے مکان میں حضور کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا۔ اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے۔ اور چونکہ ساتھ ہی کے برآمدہ اور صحن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ اہل بیت رہتے تھے۔ اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک شب کا ذکر ہے۔ کہ کچھ مہمان آئے۔ جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنین حیران ہو رہی تھیں۔ کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے۔ اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا چونکہ ہم بالکل ملحقہ کمرے میں تھے۔ اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی۔ جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی تھی۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا تمثیلاً فرمایا۔

دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی۔ وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے۔ یہ آج رات ہمارا مہمان ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا۔ کہ ٹھنڈی رات ہے۔ اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے۔ اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں۔ تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اسکو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی۔ اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا۔ کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی۔ اور اسکے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہیئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں۔ اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا۔ اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

زہر قاتل کی تمثیل

ضرورت ایمان کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے زہر کی تمثیل دی۔ فرمایا "تمام اعمال کی طرف حرکت صرف ایمان سے ہوتی ہے۔ مثلاً سم الفار (سنکھیا) کو اگر کوئی شخص طباشیر سمجھ لے۔ تو بلا خوف و خطر ماشوں تک کھا جائے گا۔ اگر یقین رکھتا ہو کہ یہ زہر قاتل ہے تو ہرگز اس کو مونہہ کے قریب بھی نہ لائے گا۔ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا پر ایمان ہو۔

سانپ کے سوراخ کی تمثیل

فرمایا "تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کے سوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار سٹرکنیا کی قاتل ہے تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اسکو مونہہ نہیں لگائینگے۔ اور مرنے سے بچ جائینگے"۔

پودوں کی تمثیل

جماعت لاہور کو نصیحت کرتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اچھے اور بُرے پودوں کے محفوظ رکھنے اور تلف کرنے کی مثال بیان کی۔ فرمایا۔

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا۔ اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں۔ اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ ان کی مالک پروا نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی ان کو آکر کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسے ہی تم بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ لیکن اگر ایک آدمی مارا جائے تو بڑی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے۔ تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ

اگر کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی"۔

تسبیح کی تمثیل

اس امر کی تشریح میں کہ سب اشیاء اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمثیلاً فرمایا۔

دنیا کی ہر ایک چیز خواہ وہ زمین میں ہے اور پر آسمان میں۔ اللہ تعالےٰ کی تنزیہہ اور تحمید کر رہی ہیں۔ خود لفظ اللہ جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اور ذاتی نام ہے۔ تمام محامد اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور تمام نقائص سے اپنے تئیں مبرّا ٹھہراتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے:۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

ان جڑی بوٹیوں کو دیکھو۔ جو خاک کی ڈھیری سے پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات براز کی کھاد کے اندر سے نکلتی ہیں۔ لیکن کیسی مصفا اور خوش رنگ ہوتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر آنکھوں میں طراوت اور دل میں قوت آتی ہے یہ کس کی تسبیح ہو رہی ہے؟ اسی ذات پاک کی! انسان کے اندر غور کرو۔ کیسا تنزیہہ کا سلسلہ جاری ہے۔ خون الگ ہو رہا ہے بول الگ ہو رہا ہے۔ براز کے لئے الگ راہ ہے۔ پسینہ الگ نکل جاتا ہے۔ پھر وہی خون کسی حصہ میں پہنچ کر انسان کی پرورش کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور ماں کی چھاتیوں میں سے مصفا دودھ کی نہروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن کیا مجال کہ اس دودھ میں وہ خون کی سی حدت و سرخی ہو۔ جو بالطبع انسان کو نفرت دلاتی ہے۔ کسی حصہ میں پہنچکر انسان کی اصل یعنی نطفہ ہوتا ہے۔ جس سے عالی خیال پُر غور طبیعت کا انسان بن جاتا ہے۔ کیا یہ ہر چیز خدا کی تسبیح اور تنزیہہ نہیں کرتی؟ بے شک کرتی ہے اور ہر آن کرتی ہے۔ مویشیوں کو دیکھو کہ وہ گھاس پھوس کھاتے ہیں۔ لیکن ان کی اندرونی مشین اسی گھاس سے گوبر الگ اور دودھ الگ نکال کر رکھ دیتی ہے۔ بتلاؤ تو سہی یہ تنزیہہ الٰہی نہیں تو کیا ہے؟ پھر دودھ کو دیکھو اس کا خلاصہ یا عطر کبھی بالائی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اور کبھی مکھن بن کر جلوہ گر ہوتا ہے۔ غرض جدھر دیکھو ادھر ہی سے سبحان اللہ وبحمدہٖ کی آواز کان میں آئے گی۔ مگر کان سننے والے ہوں۔

درختوں پر نظر کرو۔ کیسے کیسے خوشنما پھل پھول کس ترتیب اور انداز سے نکلتے ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ایک پھول کی بناوٹ پر غور کریں۔ تو بے اختیار سبحان اللہ کہنا پڑتا ہے۔

جاہل کی تمثیل

ایسے لوگوں کی مثال میں جو خود علم دین سے بے خبر اور ناحق اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو لوگ ناحق بے موجب سراسر عناد اور بخل کی راہ سے نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ حقیقت میں ان کے اعتراض اسی رنگ کے ہیں۔ کہ جیسے ایک شخص قوافی سے ناواقف عروض سے جاہل تقطیع سے بے خبر ربط معانی و الفاظ سے بے تمیز درستی وزن و زحافات سے ناآشنا محض بلکہ زبان دانی سے محروم مطلق یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ سعدی و حافظ شیرازی و ظہیر فاریابی و فردوسی طوسی و انوری و سنائی وغیرہ شعرائے نامدار بالکل سخن گوئی و سخن فہمی سے ناواقف و محروم مطلق تھے۔ اور اس پر دلیل یہ پیش کرے۔ کہ میں ان کے اشعار کو سمجھ نہیں سکتا۔ پس ان لوگوں کا یہی حال ہے۔ خدا تعالےٰ رحم فرماوے"۔

تقدیر اور دعا کی تمثیل

فرمایا "خدا تعالےٰ کا ہر ایک مقدر میں قانون قدیم یہ ہے۔ کہ اگرچہ اس نے ہر امر کے بارے میں جو انسان کے مقسوم میں ہے۔ اس کا حاصل ہونا مقدر کر دیا ہے۔ لیکن اس کے حاصل کرنے کے طریق بھی ساتھ ہی رکھے ہیں۔ اور یہ قانون الٰہی تمام اشیاء میں جاری اور ساری ہے۔ جو شخص مثلاً پیاس بجھانا چاہتا ہے۔ اس کو لازم پڑا ہوا ہے۔ کہ پانی پیوے اور جو شخص روشنی کو ڈھونڈتا ہے۔ اس کو مناسب حال یہ ہے۔ کہ آفتاب کے سامنے آوے اور اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھا نہ رہے۔ اسی طرح دعا اور صدقات و خیرات و دیگر تمام اعمال صالح کو شرط حصول مرادات ٹھیرا رکھا ہے۔ اور جیسے ابتدا سے کسی چیز کا حصول مقدر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی مقدر ہوتا ہے۔ کہ وہ دعا یا صدقہ وغیرہ بجالاویگا۔ تو وہ چیز اس کو حاصل ہو گی۔ پس جس شخص کا مطلب روز ازل میں دعا پر موقوف کر رکھا ہے۔ سو اگر تقدیر مبرم اس کے حق میں یہ ہے۔ کہ اس کا مطلب حاصل ہو جائیگا۔ تو ساتھ ہی اس کے حق میں یہ بھی تقدیر مبرم ہے۔ کہ وہ دعا بھی ضرور کرے گا۔ اور ممکن نہیں کہ وہ دعا سے رک جائے۔ تقدیر ضرور ہی پوری ہو کر رہیگی۔ اور بہرحال اس کو دعا کرنی پڑیگی۔ اور دعا میں ضرور نہیں کہ صرف زبان سے ہی کرے۔ بلکہ دعا دل کی اس عاجزانہ التجا کا نام ہے۔ کہ جب دل نہایت بے قرار اور مضطرب ہو کر رو بخدا ہو جاتا ہے۔ اور جس بلا کو آپ دور نہیں کر سکتا۔ اس کا دور ہونا طاقت الوہیت سے چاہتا ہے۔ پس حقیقت میں دعا انسان کے لئے ایک طبعی امر ہے۔ کہ جو اس کی سرشت میں مخمر ہے۔ یہاں تک کہ شیر خوار بچہ بھی اپنی گرسنگی کی حالت میں گریہ و زاری سے اپنا ایسا اندازہ بنا لیتا ہے۔ کہ جس کو عین دعا کی حالت کہنا چاہیئے۔ غرض بذریعہ دعا کے خدا سے مدد ڈھونڈنا کوئی بناوٹ کی بات نہیں۔ بلکہ یہ فطرتی امر ہے۔ اور قوانین معینہ مقررہ میں سے ہے۔ جو شخص دعا کی توفیق دیا جاتا ہے۔ اس کے حق میں قبولیت اور استجابت بھی مقدر ہوتی ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں۔ کہ اسی صورت میں استجابت ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ انسان کسی مطلوب کے مانگنے میں غلطی کرے۔ جیسے بچے کبھی سانپ کو پکڑنا چاہتا ہے۔ اور والدہ مہربان جانتی ہے۔ کہ سانپ کے پکڑنے میں اس کی ہلاکت ہے۔ پس وہ بجائے سانپ کے کوئی خوبصورت کھلونا اس کو دے دیتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ دعا کا مانگنا مقدرات ازلیہ کے نقیض نہیں ہے۔ بلکہ خود مقدرات ازلیہ میں سے ہے۔ اور اسی جہت سے انسان بالطبع نزول حوادث کے وقت دعا کی طرف جھک جاتا ہے۔ اور عارفین کا ذاتی تجربہ ہے کہ جو مانگتا ہے۔ اس کو ملتا ہے۔ ہر ایک زمانہ میں خدا کے مقبولین کی دعا کے ذریعہ سے عجیب طوروں پر مشکل کشائیاں کی گئی ہیں۔ اور اپنے فضلوں کو خدا نے منکشف کیا ہے۔ بعض لوگ مستجاب الدعوات ہوتے ہیں۔ اور اس کی اصلیت یہ ہے۔ کہ حکیم مطلق نے مقدر کیا ہوتا ہے۔ کہ بہت سے اہل حاجات ان کی دعاؤں سے اپنے مطلب کو پہنچ جائیں۔ سو وہی اہل حاجات اس شخص مستجاب الدعوات کو ملتے ہیں۔ اور امر مقدر پورا ہو جاتا ہے۔ سو مستجاب الدعوات کی طرف جھکنا ایک نیک فال ہے۔ کیونکہ غالباً جو شخص مستجاب الدعوات کی طرف آیا ہے۔ اور اس کی طرف میل کرنا اس کو توفیق دیا گیا ہے۔ وہ انہی لوگوں میں سے ہوگا۔ کہ جن کے حق میں قلم ازلی نے کامیاب ہونا اس کی دعا سے لکھا ہے۔

درخت کی تمثیل

نشانات سماوی کے دکھانے کی ضرورت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھل دار درخت کی مثال دیتے ہوئے فرمایا "ہر ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ایمانداری کے پھلوں کا ذکر جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ انجیل میں بھی ہے"۔

حب دنیا کی گرد سے تمثیل

فرمایا۔ "ایک وہ بھی وقت تھا۔ کہ مسلمانوں کو دین کی خاطر جان کا خرچ کرنا بھی بھاری نہ تھا۔ لیکن جیسا کہ ہر ایک چیز پرانی ہو کر اس پر گرد و غبار بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح اکثر دلوں پر حب دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔ خدا اس گرد کو اٹھا دے۔ خدا اس ظلمت کو دور کرے۔ دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔ مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے۔

ضرورات شعری کی تمثیل

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب جو بعد میں مرتد ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ اپنی ایک نظم سنائی جو غلط تھی۔ اور اس میں بے جا طور پر وزن پورا کرنے کے لئے بعض حروف پر تشدید کی گئی تھی۔ اس پر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ نے نفرت کا اظہار کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ مولوی صاحب کیا آپ نے یہ کبھی نہیں سنا۔

ضرورات شعری چو ضرور شد
تشدید حرف چرا نباشد

(باقی)

شق القمر کے متعلق ایک حوالہ

(از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے ناظر تصنیف و تالیف)

میں نے اپنے ذوق کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات ابتداء سے ۱۹۰۱ء تک انگریزی میں مرتب کئے ہیں۔ ان میں حضور کا جو مباحثہ لالہ مرلی دھر صاحب سے ہوشیارپور میں ہوا تھا اس کا بھی ذکر آتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مباحثہ کی کارروائی اپنی تصنیف "سرمہ چشم آریہ" میں تحریر فرمائی ہے۔ شق القمر کی بحث میں حضور نے ایک حوالہ مہابھارت کا درج فرمایا ہے۔ اور حضور نے لکھا ہے کہ:۔

"شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارت کے دھرم پرب میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۷۸)

میں نے جب یہ بات انگریزی میں لکھی تو مجھے خیال آیا کہ ہمارے ملک میں چونکہ مکمل حوالہ درج کرنے کا طریق نہیں ہے اس لئے ہو سکے تو میں سلسلہ کے واقف کار اور بحث مباحثہ کرنے والے دوستوں سے اس حوالہ کی تکمیل کر دوں۔ لیکن جب میں نے ان سے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس حوالہ کا ہمارے دوستوں کو علم نہیں ہے۔ اور یہ کہ مخالفین سلسلہ جب ہم سے مطالبہ کرتے ہیں تو ہم صرف الزامی جواب دے کر ان کو خاموش کرا دیتے ہیں۔ اس پر مجھے اور زیادہ تحریک ہوئی کہ میں اس کے متعلق مزید تلاش اور تحقیق کروں۔

اس سلسلہ میں مجھے دو خیال آئے ایک یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ خود سنسکرت نہیں جانتے تھے اس لئے ضرور حضور نے یہ حوالہ کسی اور کتاب سے درج کیا ہے۔ دوسرا مہابھارت کے کسی ترجمہ کو حضور نے دیکھا ہوگا۔ سو میں نے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا۔ اور مجھے یقین تھا کہ ضرور کوئی نہ کوئی سراغ اس حوالہ کا مل جائے گا۔ الحمد للہ کہ مجھے دونوں قسم کے حوالے مل گئے ہیں۔ جو میں افادہ عام کے لئے یہاں درج کرتا ہوں۔ تاکہ وہ محفوظ ہو جائیں۔

مہابھارت کا ایک ترجمہ فارسی زبان میں اکبر نے فیضی سے ۱۰۰۰ سنہ ہجری میں کروایا تھا۔ اور ہندو اسے مستند بھی سمجھتے ہیں۔ یہ ترجمہ نولکشور پریس لکھنؤ کا فارسی میں طبع شدہ موجود ہے۔ مہابھارت (فصل سوم شانت پرب موکچھ دھرم یعنی فصل سوم از شانت پرب کے ص ۲۴۵ جسے موکچھ دھرم کہتے ہیں) پر جو عبارت لکھی ہوئی ہے وہ میں یہاں درج کرتا ہوں۔ یہ عبارت صفحہ ۲۴۵ سے شروع ہوتی ہے

"ہیچ عمل جزو بہ راستی نرسد و ہیچ پیر و مرشد برابر مادر خود نیست و از برہمن بزرگتر نیست و برہمناں زراعت نمی کنند و سوداگر نیستند و مدار اوقات ایشاں بر کرم مردم است و حاکم کہ برہمناں را چیزے نزید آں حاکم دزد است۔ چرا کہ بید پُران و انہاس یعنی قصص دیرینہ از دہان او برمے آید و از دیوتا و دیت برہمن بزرگ است بسبب آنکہ دعا بد ایشاں بر دیوتا و دیت اثر مے کنند چنانکہ ...... از دعائے بد لبسوا متر حصہ ماہ ...... شد و باز بدعائے او حصہ فرخ را پیوست"

دوسرا حوالہ جو اسلامی لٹریچر میں موجود ہے وہ سرمہ چشم آریہ سے جو ۱۸۸۶ء مطابق ۱۳۰۳ھ میں چھپی ۱۷ سال پیشتر کا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب ساکن بچھراؤں (یو۔پی) نے منشی اندرمن مرادآبادی کے جواب میں ایک کتاب فارسی میں لکھی جس کا نام ہے "سوط اللہ الجبار علی متن الکفار" اور یہ کتاب ۱۲۸۶ھ میں شائع ہوئی۔ (مطبوعہ مطبع صدیقی)۔ اس میں انہوں نے یہ عبارت لکھی ہے کہ "مہابھارت در فصل موکچھ دھرم بتصریح مذکور است یعنی در آں نوشتہ کہ مستتے حصہ ماہ بیفتاد و باز بہم پیوست" (صفحہ ۲۱۷ و ۲۱۸) اندریں حالات یہ واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز کوئی غلط حوالہ نہیں لکھا۔

ستیارتھ پرکاش ۔۔۔ اور ۔۔۔ عدالت کا فیصلہ؟

سندھ میں فرقہ وارانہ کشمکش کے علاج کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کی اشاعت پر ایک پابندی عاید ہے۔ آریہ سماج اس پابندی کے خلاف بہت ہنگامہ آرائی اور شورش برپا کر چکی ہے۔ اب اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ آریہ سماج نے اس پابندی کے دور کرانے کے لئے مسٹر محمد علی صاحب جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے اپیل کی ہے۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ کا جو مسلک ہے وہ الفضل میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ذیل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس جگہ آریہ سماج سے ایک استفسار ضروری ہے اور وہ یہ کہ گورنمنٹ سندھ نے اس پابندی کی جو وجوہ بیان کی ہیں۔ اور جس طرح ستیارتھ پرکاش کی اشاعت کو فرقہ وارانہ جذبات کے مجروح کرنے کا باعث قرار دیا ہے اس کے خلاف آریہ سماج نے مدت ہوئی فیصلہ کیا تھا کہ گورنمنٹ کے اس حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا۔ مگر آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس فیصلہ کے مطابق مقدمہ دائر نہیں کیا گیا۔ اس قدر التوا سے صاف ظاہر ہے کہ آریہ سماج نے عدالت میں مقدمہ کی دھمکی محض ڈرانے کے لئے دی تھی۔ ورنہ درحقیقت آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کے خلاف ذکر شدہ وجوہ کو غلط ثابت کرنے کی جرأت نہیں رکھتی۔ مہاشہ کرشن جی ایڈیٹر پرتاپ نے لکھا ہے کہ:۔

"ایک وقت فیصلہ کیا گیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش کے معاملہ کو ہائیکورٹ میں لے جایا جائے۔ مگر اس کا بہت سے بھائیوں نے ورودھ کیا اور کہا کہ وہ اس دھارمک گرنتھ کو کسی بھی عدالت کے ہاتھ میں دینے کے لئے تیار نہیں" (آریہ گزٹ ۸ دسمبر ۱۹۴۶ء)

اول تو یہ سوال ہے کہ جب ایک جماعتی فیصلہ ہو گیا تھا تو بعد ازاں بعض لوگوں کے اختلاف سے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے میں کیوں تردد کیا گیا۔ کیا فیصلہ کرتے وقت آریوں کو معلوم نہ تھا کہ ستیارتھ پرکاش کو وہ "دھارمک گرنتھ" کہتے ہیں؟ دوسرے یہی تو بات فیصلہ طلب ہے کہ آیا ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند جی کی تصنیف ہوتے ہوئے جس میں غلطیوں کے علاوہ مختلف بانیان مذاہب کی توہین کی گئی ہے۔ اور مختلف فرقوں میں منافرت پیدا کی گئی ہے ایسی دھارمک پستک ہے۔ جیسے ادیان عالم کی مسلمہ الہامی کتاب۔ گورنمنٹ سندھ اگر ستیارتھ پرکاش کو آریوں کے عقیدہ کے رو سے بھی ایسی الہامی کتاب قرار دیتی۔ تو شاید ایسا اقدام نہ کرتی۔ خود اس دعویٰ کا ثبوت مہیا کر دینا ہائیکورٹ کو مجبور کر سکتا ہے کہ گورنمنٹ سندھ کے حکم کو غلط قرار دے۔ ہمارے نزدیک آریوں کا جوش میں آ کر ہائیکورٹ میں ستیارتھ پرکاش کے معاملہ کو لے جانے کا فیصلہ کرنا اور بعد ازاں رکیک بہانوں سے اس سے گریز کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آریہ سماج خوب محسوس کرتی ہے کہ ستیارتھ پرکاش پر پابندی کو چیلنج کرنا سخت مشکل ہے۔ اور ان وجوہ و علل کی تغلیط آسان نہیں۔ جن کی بناء پر اس کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اگر ہمارا یہ استدلال درست ہے تو کیا آریہ سماج کے نزدیک ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اس کتاب میں سے اس دلآزاری اور غلط نکتہ چینی کو دور کر دے جو سوامی دیانند جی نے مذاہب عالم کے مقدس پیشواؤں کے خلاف کی ہے۔ اور اس ملک میں شدید مناقشت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ آؤ باہمی مفاہمت سے اس الجھن کو دور کر دیں اور امن سے رہیں اور دوسروں کو امن سے رہنے دیں۔

ابوالعطاء جالندھری

اعلان

حضرت امیرالمومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے لیکچر لاہور "اقتصادی نظام" کا انگریزی ترجمہ طبع ہو گیا ہے۔ قیمت ۸ ہے۔ بکڈپو تحریک جدید سے طلب کیا جائے۔

ذوالفقار علی خاں

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ع ۹۷۷۰ منکہ جمیلہ خاتون زوجہ ملک مظفر احمد صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن دھرمکوٹ رندھاوا ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی وزنی ۲۵ تولہ نقدی حق مہر -/۱۵۰۰ روپیہ جو وصول ہو چکا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ جمیلہ خاتون بقلم خود دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد حسین صدر دارالفضل گواہ شد:۔ ملک مظفر احمد خاوند موصیہ دارالفضل:۔

ع ۹۷۷۱ منکہ جان بی بی زوجہ غلام احمد شاہ مبلغ قوم شیخ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ماغزوجن ڈاکخانہ کاہرن ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مکصد گیارہ روپے جن میں سے مبلغ -/۴۰ روپے میں وصول کر چکی ہوں۔ اور مبلغ اکہتر روپے بذمہ خاوند ہیں۔ نیز دو عدد بالیاں ایک عدد حلقہ بند نقرئی جن کا وزن بارہ تولہ قیمتی -/۲۰ روپے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ جان بی بی۔ موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ غلام احمد شاہ مبلغ خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

ع ۹۷۷۴ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ عبد اللطیف صاحب قوم راجپوت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرو چیچی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ نقد -/۵۰۰ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰/۱ ۳ زیور کوئی نہیں۔ اس مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ رشیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم عابد انچارج دفتر خدام الاحمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ عبد اللطیف خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ غلام محمد زرگر قادیان

ع ۹۴۰۶ منکہ عبد الحمید ولد وحید احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خیاطی عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن مقبرہ امروہہ ڈاکخانہ خاص ضلع مراد آباد صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد اندازاً ۴۴ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: عبد الحمید موصی خیاط محلہ لبا ڈن گنج امروہہ گواہ شد:۔ محمد سجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ محمد عبد الصمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ۔

ع ۹۷۶۰ منکہ مریم بی بی زوجہ محمد دیوان صاحب قوم کفش دوز عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیکھواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت تو اور کوئی نہیں۔ سوا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ کے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ مریم بی بی۔ اہلیہ محمد دیوان سیکھواں گواہ شد:۔ قریشی محمد فضل حق امام مسجد گواہ شد:۔ غلام محمد سیکھواں

ع ۹۴۷۷ منکہ دلشیم بی بی زوجہ محمد ابراہیم صاحب عاجز مستقلعی گر قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو ایک سو روپیہ حق مہر ہے۔ نہ کوئی زیور ہے اور نہ اس کے سوا اور کوئی جائداد ہے اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ دلشیم بی بی موصیہ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: محمد ابراہیم عاجز دیہاتی مبلغ

ع ۹۷۷۵ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ شریف احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی دارالفضل شرقی قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور کانٹے طلائی یکتولہ انگوٹھی طلائی چار ماشہ حق مہر -/۴۰۰ روپے بذمہ خاوند اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ سلیمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شریف احمد خاوند موصیہ گواہ شد محمد رمضان والد موصیہ

نمبر ۹۴۷۸ :- منکہ فضل الدین ولد مستری ہیرا قوم ترکھان مغل پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک خراس قیمتی -/۴۰۰ روپے بھینس دو ڈاس قیمتی -/۲۰۰ کل -/۶۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ سالانہ مزدوری پر ہے۔ جو مبلغ -/۱۰۰ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔ میرے مرنے پر جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- مستری فضل الدین نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :- ابو محمد عبداللہ امیر جماعت احمدیہ کھیوہ کلاسوالہ۔

گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۶۸۸ :- منکہ خواجہ عبدالرحمن ولد میراں بخش صاحب قوم بٹ پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ مفتیاں ڈاکخانہ شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴۶/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جائے سفیدہ واقعہ منڈی متصل ریلوے لائن سٹیشن قادیان برائے ایک عدد دوکان قیمتی -/۷۵۰ روپے جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے (ب) جائے سفیدہ واقعہ منڈی متصل ستار ہوزری ۱۱ مرلہ قیمتی مبلغ ایک ہزار ایک سو روپیہ جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ اس تمام جائیداد آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- خواجہ عبدالرحمن

گواہ شد :- بابو فضل دین ریڈر ہائی کورٹ لاہور۔

گواہ شد :- بشیر احمد نمبردار امیر جماعت احمدیہ دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔
ایڈیٹر

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پونا ۹ جنوری۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۱۰ جنوری کو پونا پہنچ رہے ہیں۔ آپ ایک روز یہاں ٹھہر کر جنوبی ہند کے دورہ پر روانہ ہو جائینگے۔

لاہور ۹ جنوری۔ لاہور کے انتظامی حکام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موت اور بیاہ کے مواقعہ پر دس سیر اور پانچ سیر کھانڈ دی جایا کرے۔

لاہور ۹ جنوری۔ لاہور کے تمام ہوٹلوں میں طلبہ کے لئے شراب مہیا کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی ایکسائز کمشنر نے ہدایت کی ہے۔ کہ ممانعت کی اطلاع تمام ریسٹورنٹوں میں نمایاں طور پر لکھ کر لگا دی جائے۔

لاہور ۹ جنوری۔ حکومت پنجاب کے ہوم سیکریٹری اور پنجاب پولیس کے انسپکٹر جنرل عنقریب دہلی جا رہے ہیں۔ تاکہ پنجاب کے انڈین پولیس اور انڈین سول سروس کے افسروں کے معاوضہ کی شرائط کے متعلق مسٹر آرتھر ہینڈرسن انڈر سیکرٹری ہند سے بات چیت کر سکیں۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر آصف علی امریکہ میں ہندوستانی سفیر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے ۲۰ جنوری کو روانہ ہو جائیں گے۔

کانپور ۹ جنوری۔ مزدوروں پر پولیس نے جو گولی چلائی تھی۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ۱۶ ملوں کے ستر ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ مزدوروں نے مطالبہ کیا ہے کہ فائرنگ کے متعلق غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کی جائے۔

لائلپور ۹ جنوری:۔ گندم ورڈہ ۱۰/۹ گندم فارم ۱۴/۱/۹ گوبنیا ۱۸/۰ تا ۵/۰ ۲/۲ شکر نئی ۲۲/۰ تا ۲۵/۰ گھی دلیسی ۱۹۲/۸

کراچی ۹ جنوری۔ برمی وفد کراچی سے لنڈن روانہ ہو گیا ہے۔ یہ وفد برما کے آئینی مستقبل کے متعلق برطانوی حکام سے بات چیت کرے گا۔

کراچی ۹ جنوری۔ مسٹر جی۔ ایم سید نے اعلان کیا ہے۔ کہ مخلص مسلمانوں کی ایک میٹنگ ۳۰ جنوری کو دہلی میں منعقد ہو گی۔ اس میں مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔

مدراس ۹ جنوری۔ حکومت ہند نے مدراس ہائی کورٹ کے ایک جج کی خدمات اس لئے حاصل کی ہیں۔ کہ وہ پنڈت نہرو کے دورہ سرحد کے سلسلے میں جو واقعات پیش آئے تھے۔ اُن کی تحقیقات کرے۔

جھنگ ۹ جنوری:۔ گورنر پنجاب نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کے لئے حکومت ہر ممکن کارروائی کرنے کے تیار ہے۔ جو لوگ کسی علاقہ میں اکثریت میں ہیں وہ اقلیت کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔

جے پور ۹ جنوری۔ ریاست جے پور کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریاست راجپوتانہ کے لئے ایک یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔ جو اپریل کے وسط میں اپنا کام شروع کر دے گی۔ اس یونیورسٹی سے اس علاقہ کے قریباً ایک کروڑ افراد کی تعلیمی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

لاہور ۹ جنوری:۔ حکومت پنجاب نے مختلف اخبارات کے ایڈیٹروں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر جے پرکاش نرائن کی ایسی تقریریں شائع نہ کیا کریں۔ جن میں تشدد کی تلقین کی گئی ہو۔

نئی دہلی ۹ جنوری:۔ آئندہ تین ماہ ہندوستان بھر کے لئے غذائی صورت حالات کے لحاظ سے نازک سمجھے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ملک بھر میں گندم کے راشن میں مزید تخفیف کر دی جائے گی۔ تاکہ قلت زدہ علاقوں کے لئے گندم مہیا کی جا سکے۔

کراچی ۹ جنوری۔ حکومت سندھ کے وزیر سپلائی نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ صوبہ میں کپڑے کی انتہائی قلت ہے جس کے باعث دیہات میں لوگ ٹاٹ کے کپڑے پہننے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر سندھ کے لئے کپڑے کے کوٹہ میں اضافہ نہ کیا گیا۔ تو سندھ جوابی طور پر قلت کے رقبوں میں اناج کم بھیجے گا۔

لاہور ۹ جنوری:۔ سونا ۱۰۱-۱۲-۰ چاندی ۵۰/-/- اینٹ ۶۲/۸/- امرتسر سونا ۱۰۵/۸/-

نئی دہلی ۹ دسمبر۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۹ و ۳۰ جنوری کو کراچی میں منعقد ہوگا جس میں برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر کے بیان کے متعلق کانگرس کی قرارداد پر غور و خوض کیا جائے گا۔ ان تاریخوں میں اجلاس منعقد کرنے کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ فی الحال دستور ساز اسمبلی کا بائیکاٹ لیگ کی طرف سے جاری رہے گا۔ اور دستور ساز اسمبلی کے ۲۰ جنوری کو شروع ہونے والے سیشن میں مسلم لیگ کے نمائندے شامل نہیں ہوں گے

انقرہ ۹ جنوری:۔ شاہ عبد اللہ والی شرق اردن آج انقرہ پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا میں ترکی اور شرق اردن میں دوستانہ سمجھوتہ طے کرنا چاہتا ہوں۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دراصل ایک کنبہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لاہور ۹ جنوری۔ پنجاب میں خوراک کی صورت حالات کی وضاحت کرتے ہوئے پنجاب کے فوڈ سیکرٹری نے کہا۔ پنجاب میں قحط پڑنے اور فاقہ کشی تک نوبت پہنچنے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اس وقت تک حکومت کے پاس ایک لاکھ دس ہزار ٹن گندم کا ذخیرہ سٹاک موجود ہے۔ اسٹریلیا سے آئی ہوئی پندرہ ہزار ٹن گندم عنقریب پنجاب میں پہنچنے والی ہے۔ آپ نے کہا مکئی کی فصل گذشتہ سال کی نسبت امسال تین گنا زیادہ پیدا ہوئی ہے

شیلانگ ۹ جنوری:۔ آسام صوبہ مسلم لیگ نے حکومت کی پالیسی کے خلاف سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔

پشاور ۹ جنوری۔ گورنر صوبہ سرحد نے ضلع ہزارہ میں چھ ماہ کے لئے پبلک سیفٹی آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔ اس کے ماتحت قابل اعتراض تقریر کرنے یا بیان دینے پر تین سال قید کی سزا دی جایا کرے گی۔ اور گرفتار شدہ اشخاص ضمانت پر رہا نہ ہو سکیں گے۔

لاہور ۹ جنوری۔ حکومت پنجاب آبپاشی کے لئے کنوئیں کھودنے کی پانچسالہ سکیم پر غور کر رہی ہے۔ اس پر دو کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس سکیم کی تکمیل پر ہر سال ۸۳ ہزار ٹن زیادہ غلہ پیدا ہوا کرے گا۔

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ کانگرس کے جنرل سیکرٹری نے کانگرس کمیٹی کی تازہ قرارداد پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا یہ قرارداد صوبائی خود مختاری کے بنیادی اصول کے خلاف نہیں ہے۔ صوبوں کو اپنا آئین خود بنانے کا حق حاصل ہے۔ انہیں ان کی مرضی کے خلاف کسی بات پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا لیگ کو چاہیئے کہ بجائے دستور ساز اسمبلی سے باہر رہنے کے اسمبلی کے اندر جا کر اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس سلسلے میں کانگرس سے گفت و شنید کر کے معاملہ طے کرے۔

دہلی ۱۰ جنوری آج دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے امریکہ برطانیہ۔ روس فرانس اور دیگر غیر ملکی سائنسدانوں کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں دیں۔

بمبئی ۱۰ جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ۱۲ آدمی چھرا گھونپنے کی وجہ سے مارے گئے۔ اور ۱۱۰ اشخاص مجروح ہوئے پندرہ مقامات پر آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ پولیس کو ستره بار گولی چلانا پڑی۔ آج صبح بھی چھرا گھونپنے کی متعدد وارداتیں ہو چکی ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ جنوری نئی دہلی میں عنقریب کھیتی باڑی کے صوبائی وزراء کی ایک کانفرنس ڈاکٹر راجندر پرشاد کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ جس میں ان ذرائع پر غور کیا جائے گا۔ جن کے ذریعے ملک زیادہ سے زیادہ اناج پیدا کر سکے۔ اور اپنی ضرورت کے لئے بیرونی ممالک کا محتاج نہ رہے۔

لاہور ۹ جنوری منگل پراجیکٹ کی رسم افتتاح کے سلسلے میں ۲۵ اخبار نویسوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان اخبار نویسوں نے حکام کی طرف سے توہین آمیز سلوک کی بنا پر فیصلہ کیا ہے کہ اس تقریب کی کوئی خبر اخبارات میں شائع نہ کی جائے۔

سری نگر ۹ جنوری مہارانی جموں و کشمیر نے ضلع ہزارہ کے فسادات کے سلسلہ میں پناہ گزینوں کی امداد کے لئے اڑھائی ہزار کمبل دیئے ہیں۔ حکومت نے ان لوگوں کے لئے لاریوں میں بلا معاوضہ آمد و رفت کا انتظام کر دیا ہے